روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلیفون نمبر 047-6213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 16 دسمبر 2005ء 13 ذیقعد 1426 ہجری 16 فتح 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 280

عالمی پیغام

حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ ایک منادی آسمان سے آواز دے گا جسے ایک نوجوان لڑکی پردے میں رہتے ہوئے بھی سنے گی اور اہل مشرق و مغرب بھی سنیں گے۔

(بحار الانوار جلد 52 صفحہ 285 ملا محمد باقر مجلسی داراحیاء التراث العربی۔بیروت)

جدید ایجادات کے ذریعہ علوم دینیہ کے فروغ کی پیشگوئی

اس خدا کا بے انتہاء شکر ہے۔جس نے ہر زمانہ کے مطابق اپنے بندوں کے لئے سامان بہم پہنچائے ہیں۔کبھی وہ زمانہ تھا کہ لوگوں کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ تک چل کر جانا بہت مشکل ہوا کرتا تھا۔اور اس وجہ سے بہت بڑے اجتماع ہونے ناممکن تھے لیکن آج ریلوں،موٹروں، لاریوں، بسوں، ہوائی جہازوں اور عام بحری جہازوں کی ایجاد اور افراط کی وجہ سے ساری دنیا کے لوگ بسہولت کثیر تعداد میں قلیل عرصہ میں ایک مقام پر جمع ہو سکتے ہیں۔اور اس وجہ سے موجودہ زمانہ میں کسی انسان کی یہ طاقت نہیں کہ وہ موجودہ زمانہ کے لحاظ سے عظیم الشان اجتماعات میں تقریر کرکے اپنی آواز تمام لوگوں تک پہنچا سکے۔

پس خدا نے جہاں اجتماع کے ذرائع بہم پہنچائے۔وہاں لوگوں تک آواز پہنچانے کا ذریعہ بھی اس نے ایجاد کروادیا۔اور ہزاروں ہزار اور لاکھوں لاکھ شکر ہے اس پروردگار کا۔جس نے اس چھوٹی سی بستی میں جس کا چند سال پہلے کوئی نام بھی نہیں جانتا تھا اپنے مامور کو مبعوث فرما کر اپنے وعدوں کے مطابق اس کو ہر قسم کی سہولتوں سے متمتع فرمایا۔یہاں تک کہ اب ہم اپنی اس (بیت الذکر) میں وہ آلات دیکھتے ہیں۔جو لاہور میں بھی لوگوں کو عام طور پر میسر نہیں ہیں۔آج اس آلہ کی وجہ سے اگر اس سے صحیح طور پر فائدہ اٹھایا جائے۔تو ایک ہی وقت میں لاکھوں آدمیوں تک بسہولت آواز پہنچائی جاسکتی ہے۔اور ابھی تو ابتدا ہے۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس آلہ کی ترقی کہاں تک ہوگی۔ بالکل ممکن ہے اس کو زیادہ وسعت دے کر ایسے ذرائع سے جو آج ہمارے علم میں بھی نہیں میلوں میل یا سینکڑوں میل تک آوازیں پہنچائی جاسکیں اور وائرلیس کے ذریعہ تو پہلے ہی ساری دنیا میں خبریں پہنچائی جاتی ہیں۔

پس اب وہ دن دور نہیں۔کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا۔ساری دنیا میں درس تدریس پر قادر ہو سکے گا۔ابھی ہمارے حالات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے ابھی ہمارے پاس کافی سرمایہ نہیں اور ابھی علمی دقتیں بھی ہمارے راستہ میں حائل ہیں۔لیکن اگر یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں۔اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے۔اور جس سرعت سے ترقی دے رہا ہے۔اس کو دیکھتے ہوئے سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب زمانہ میں ہی یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں گی تو بالکل ممکن ہے کہ قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جارہا ہو۔اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور انگلستان کے لوگ اور فرانس کے لوگ اور جرمنی کے لوگ اور آسٹریا کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح اور تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس کے سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔یہ نظارہ کیا ہی شاندار نظارہ ہوگا۔اور کتنے ہی عالی شان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کرکے بھی آج ہمارے دل مسرت و انبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 13 جنوری 1938ء)

(قادیان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے Live خطبات جمعہ کے ساتھ یہ پیشگوئی ایک نئی شان سے پوری ہورہی ہے)

عالمی جلسہ سالانہ قادیان

خدا تعالیٰ کے فضل سے 26`27`28 دسمبر 2005ء کو قادیان میں جماعت احمدیہ بھارت کا جلسہ سالانہ منعقد ہورہا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرمارہے ہیں۔

جلسہ سالانہ کی ساری کارروائی تینوں دن ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کی جائے گی۔ روزانہ Live نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق 9:30 بجے صبح ہوا کرے گا۔ احباب زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

عناوین مضمون نویسی

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت سال 2005-06ء کے سہ ماہی مقابلہ جات مضمون نویسی کے عناوین اور آخری تاریخیں درج ذیل ہیں۔خدام نوٹ فرمالیں۔

سہ ماہی	عنوان	آخری تاریخ
اول	دعا	15 جنوری 2006ء
دوم	توحید باری تعالیٰ	15 اپریل 2006ء
سوم	خلافت احمدیہ	15 جولائی 2006ء
چہارم	عاجزی وانکساری	15 اکتوبر 2006

(مضمون 5 تا 7 فل اسکیپ صفحات پر مشتمل ہونا چاہئے) (مہتمم تعلیم)

ربوہ میں وقار عمل

☆16 دسمبر بروز جمعہ بعد نماز فجر ربوہ کے تمام محلوں میں اجتماعی وقار عمل ہوگا جس میں انصار، خدام اور اطفال شریک ہوں گے۔لجنات گھروں کی صفائی کریں گی۔اس روز ربوہ کو ایک غریب دلہن کی طرح سجادیا جائے۔ (صدر عمومی)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 363)

عجائب خانہ دنیا کے بے شمار عجائبات

مارچ 1886ء میں حضرت بانی جماعت احمدیہ ہوشیار پور میں قیام فرما تھے۔ ان دنوں آپ کا ایک علمی مذاکرہ آریہ سماج ہوشیار پور کے مدارالمہام لالہ مرلیدھر صاحب ڈرائینگ ماسٹر سے معجزہ ''شق القمر'' کے موضوع پر ہوا جس میں سینکڑوں کا مجمع تھا آپ نے اس پرجلال انداز میں حقائق پیش فرمائے کہ لالہ صاحب مبہوت ہوکر مجلس سے راہ فرار اختیار کر گئے۔

لالہ صاحب کا مایہ ناز اعتراض یہ تھا کہ یہ معجزہ انگریزی فلسفہ کی رو سے قانون قدرت کے برخلاف ہے۔ حضرت اقدس نے اس کا مفصل جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

''خواص اشیاء ختم نہیں ہوسکتی .... **اگر ایک دانہ خشخاش کے خواص تحقیق کرنے کے لئے تمام فلاسفر اولین و آخرین قیامت تک اپنی دماغی قوتیں خرچ کریں تو کوئی عقلمند باور نہیں کر سکتا کہ وہ ان خواص پر احاطہ تام کرلیں''**

(''سرمہ چشم آریہ'' طبع اول صفحہ 45)

حضرت نے اس سلسلہ میں عجائبات عالم کا نہایت شرح وبسط سے اور نہایت دلچسپ انداز میں تذکرہ فرمایا مثلاً فرمایا:

''ڈاکٹر برنی آر نے اپنے سفرنامہ کشمیر میں پیر پنجال کی چڑھائی کی تقریب بیان پر بطور ایک عجیب حکایت کے لکھا ہے جو ترجمہ کتاب مذکورہ کے صفحہ 80 میں درج ہے کہ ایک جگہ پتھروں کے ہلانے جلانے سے ہم کو ایک بڑا سیاہ بچھو نظر پڑا جس کو ایک نوجوان مغل نے جو میری جان پہچان والوں میں تھا اٹھا کر اپنی مٹھی میں دبا لیا اور پھر میرے نوکر کے اور میرے ہاتھ میں دے دیا مگر اس نے ہم میں سے کسی کو بھی نہ کاٹا۔ اس نوجوان سوار نے اس کا باعث یہ بیان کیا کہ میں نے اس پر قرآن کی ایک آیت پڑھ کر پھونک دی ہے اور اسی عمل سے اکثر بچھوؤں کو پکڑ لیتا ہوں۔ اور صاحب کتاب فتوحات وفصوص جو ایک بڑا بھارا نامی فاضل اور علوم فلسفہ وتصوف میں بڑا ماہر ہے وہ اپنی کتاب فتوحات میں لکھتا ہے کہ ہمارے مکان پر ایک فلسفی اور کسی دوسرے کی خاصیت احراق آگ میں کچھ بحث ہوکر اس دوسرے شخص نے یہ عجیب بات دکھلائی کہ فلسفی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کوئلوں کی آگ میں جو ہمارے سامنے مجمر میں پڑی ہوئی تھی ڈال دیا اور کچھ عرصہ اپنا اور فلسفی کا ہاتھ آگ پر رہنے دیا۔ مگر آگ نے ان دونوں ہاتھوں میں سے کسی پر ایک ذرا بھی اثر نہ کیا۔ اور راقم اس رسالہ نے ایک درویش کو دیکھا کہ وہ سخت گرمی کے موسم میں یہ آیت قرآنی پڑھ کر و اذا بطشتم بطشتم جبارین زنبور کو پکڑ لیتا تھا اور اس کی نیش زنی سے بکلی محفوظ رہتا تھا۔ اور خود اس راقم کے تجربہ میں بعض تاثیرات عجیبہ آیت قرآنی کی آچکی ہیں جن سے عجائبات قدرت حضرت باری جل شانہ معلوم ہوتے ہیں۔ **غرض یہ عجائب خانہ دنیا کا بے شمار عجائبات سے بھرا ہوا ہے۔**

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 52)

یورپ کے ظلمتکدوں میں روشنی کے مینار

ایک مستشرق جان ڈیون پورٹ (John Davenport) کے ایک انگریزی رسالہ کا ترجمہ اردو 1870ء میں جناب عنایت الرحمٰن خاں کے قلم سے ''مویدالاسلام'' کے نام سے شائع ہوا۔ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد جلد 3 ص 568 پر بھی اس کتاب کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے سرمہ چشم آریہ طبع اول صفحہ 145-146 مطبوعہ 1886ء میں رسالہ ''مویدالاسلام'' صفحہ 94 تا 98 کے حوالہ سے جان پورٹ کا درج ذیل اقتباس سپرد قرطاس فرمایا ہے:

''دسویں صدی میں یورپ غایت درجہ کی جہالت میں پڑا ہوا تھا اور یہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ میں اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی میں بہت سے مدرسے جاری کئے تھے اور ان مدرسوں میں ہزاروں طلباء عیسائی، فارسی اور حکمت کی تعلیم پاتے تھے اور پھر ان علوم کو مدارس اسلام سے لا کر عیسائی مدرسوں میں جاری کرتے تھے ہمیں اس بات کا اقرار کرنا چاہئے کہ **تمام قسم کے علم یعنی طب وطبعیات و فلسفہ و ریاضی جو دسویں صدی سے یورپ میں جاری ہوئے ہیں** یہ سب اصل میں اہل عرب مسلمانوں کے فلسفی مدارس سے سیکھے گئے تھے خصوصاً ہسپانیہ کے اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئے جاتے ہیں اہل اسلام کو علمی ترقی بھی ایسی ہی جلدی حاصل ہوئی جیسے ان ملکوں پر فتحیں حاصل ہوتی تھیں۔ سول سے اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت جلد پھیل گیا۔ اور بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فنیر اور مراکو اور گورد ووا اور گرینڈا اور دین شیا اور سول میں اہل عرب کی حکمت نے بہت جلد رواج پایا۔ حقیقت میں اہل عرب مسلمانوں نے تمام علوم کو نئے سرے ترقی دی اور یونان اور روما کے علوم میں دوبارہ جان ڈالی۔ نویں صدی سے چودھویں صدی تک عرب کے علم وفضل سے یہ نور حاصل ہوتا رہا اور اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے روشنی علم و عقل میں لایا۔ اگر آٹھواں خلیفہ عبدالرحمٰن ہسپانیہ میں مدرسے اور مکتب خانے جاری نہ کرتا تو ہمیں بے شک اہل عرب کے علم وفضل سے مطلق فائدہ نہ ہوتا کیونکہ بغداد اور بخارا اور مصر کے مدارس بہت مشہور تھے مگر وہ اس قدر دور تھے کہ طلباء یورپ کو واں جانے میں بہت دقت پڑتی تھی۔ مذہب اسلام اپنی ترقی کے زمانہ میں ہی نہیں بلکہ اپنی ابتدائی حالت میں ہی اور مذہبوں کی نسبت علم کی طرف بہت مائل تھا۔ آں حضرت نے خود فرمایا ہے کہ **جس آدمی میں علم نہ ہو وہ قالب بے روح ہے**۔''

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 145-146)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

احمدی ڈاکٹر کا اعزاز

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں کہ کینیڈا میں ملکہ برطانیہ کے صدسالہ جشن کی تقریبات میں البرٹا کے گورنر نے میرے بیٹے ڈاکٹر ندیم میاں صاحب کو اہل البرٹا کی نمایاں خدمت کرنے پر عزت افزائی کرتے ہوئے میڈل سے نوازا ہے اس موقعہ پر ایک ممبر پارلیمنٹ نے بھی ڈاکٹر صاحب کی خدمات کو سراہتے ہوئے مبارکباد پیش کی۔ دوستوں سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ میرے بیٹے کو جماعت اور ملک کیلئے مزید خدمت کی توفیق ملے اور ہمیشہ تائیدایزدی حاصل رہے۔

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کا اعزاز

☆نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کی ٹینس ٹیم نے انٹر کالجیٹ ٹینس چیمپئن شپ 2005ء فیصل آباد بورڈ منعقدہ گورنمنٹ ڈگری کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پہلی دفعہ ہی شرکت کی اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان مقابلہ جات میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ٹینس ٹیم میں درج ذیل کھلاڑی شامل تھے۔

1۔ میر عبدالماجد ولد مکرم عبدالباسط صاحب
2۔ محمد داؤد ولد مکرم محمد نفیس صاحب
3۔ محبوب احمد ہاشم ولد مکرم بشارت احمد صاحب
4۔ شکیل احمد تابش ولد مکرم رشید احمد صاحب
5۔ محمد عمران ولد سید مکرم سجاد احمد صاحب

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو ادارے کے لئے مبارک فرمائے اور آئندہ بھی مزید اعزازات سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج)

خدا تعالیٰ کی دائمی رحمت

☆سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید پر انیس سال مکمل ہونے کے بعد فرمایا:

''جب انیس سال ختم ہونے کو آئے تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک تمہارا سانس قائم ہے تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت 19 سال تک محدود نہ رہے بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی جائے اور جس کی ساری زندگی تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کے انعام جاتے ہیں۔ ان کے مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ جاتے ہیں''۔

(المصلح 11 دسمبر 1953ء)

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ اس تحریک کے شایان شان وعدے لے کر جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء

مکرم فیاض احمد خاں صاحب بابت ترکہ مکرم امیر شاہ خان صاحب

مکرم فیاض احمد خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد امیر شاہ خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں ان کی امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ نمبر 9231/10-269 میں اس وقت مبلغ -/26074 روپے موجود ہیں جو ان کے نام منتقل کردیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ مکرم عزیز احمد خاں صاحب پسر
2۔ مکرم ریاض احمد خاں صاحب پسر
3۔ مکرم فیاض احمد خاں صاحب پسر
4۔ مکرمہ صفیہ نسرین صاحبہ دختر
5۔ مکرمہ شمیم کوثر صاحبہ دختر
6 مکرمہ نسیم خالدہ صاحبہ دختر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ جرمنی حال دارالعلوم غربی (حلقہ صادق) چند دنوں سے علیل ہیں احباب سے ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

معروف سکالر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے قلم سے

سیرت النبیؐ ۔ نظام دفاع

قسط دوم و آخر

میں اب دوسرے پہلو کو لیتا ہوں۔ جنگ کے سلسلے میں دشمن سے چھینے ہوئے مال غنیمت کے بارے میں کیا قانون ہونا چاہئے، اور دشمن کے آدمیوں سے ہمارا کیا برتاؤ ہونا چاہئے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشورہ یہ تھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہمارے ازلی وابدی دشمن ہیں۔ انہوں نے بلاوجہ گزشتہ پندرہ بیس سال سے اب تک ہمیں نقصان پہنچایا ہے۔ اس کی قطعاً کوئی توقع نہیں کہ اب وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ وہ ہمیں جانی نقصان پہنچا چکے ہیں۔ مالی نقصان بھی پہنچا چکے ہیں۔ میری رائے میں ان سب کا سر قلم کر دینا چاہئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کر فرماتے ہیں کہ میری رائے میں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قتل کرنے کی بجائے فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہمارے دشمن ہیں اور ممکن ہے کہ وہ اسلام نہ لائیں لیکن ہوسکتا کہ آئندہ نسلیں مسلمان ہو جائیں۔ اس لئے ان کو نیست و نابود کرنے کی بجائے رہا کر دیا جائے۔ ہمیں مالی ضرورت بھی بہت ہے۔ کیوں نہ ہم ان سے فدیہ لیں جس سے ہماری مالی تقویت ہوگی اور دشمن کی مالی حالت خراب ہوگی۔ اس طرح ہم اس جنگ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے قبول فرماتے ہیں .... چنانچہ مسلمانوں نے اس جنگ سے جو فائدہ اٹھایا وہ یہ تھا کہ لاکھوں روپے مسلمانوں کو ملے۔ دشمن کے لاکھوں روپے خرچ ہو گئے کیونکہ فدیہ، اس زمانے میں بہت گراں چیز تھی، یعنی ایک سو اونٹ۔ ایک اونٹ کی قیمت ہم چالیس درہم ہی قرار دیں جو انتہائی کم قیمت تھی اور ہر شخص کے عوض ایک سو اونٹ فدیہ میں لئے گئے، اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ کس قدر رقم ان ستر قیدیوں سے مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہوگی۔ بعض لوگوں کے پاس روپیہ تھا، انہوں نے روپے دے دیئے۔ بعض لوگ تاجر تھے مثلاً ایک شخص اسلحہ بیچنے والا تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس رقم کے برابر اسلحہ تمہیں دیتا ہوں، اسے قبول کیا گیا۔ بعض لوگ خود غریب تھے لیکن ان کے دوستوں نے ان کی مدد کی اور چندہ کر کے ان کی رہائی کا انتظام کیا۔ بالآخر کچھ ایسے بھی تھے جو بالکل غریب تھے۔ ان کے دوست احباب بھی مالدار نہیں تھے کہ مدد کریں۔ لیکن ان میں ایک خاص خوبی یہ تھی کہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ہیں کہ ایک ایک سو اونٹ دینے کی بجائے تم دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھاؤ۔ یہی تمہارے لئے فدیہ ہوگا۔ تم کو مفت رہا کر دیا جائے گا۔ اس بات سے علم کی ترقی کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمناؤں اور کوششوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہیں نہ تو لکھنا پڑھنا آتا تھا، نہ وہ مالدار تھے اور نہ ہی ان کے مالدار دوست تھے۔ بالآخر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طے فرماتے ہیں کہ ان سے صرف وعدہ لیا جائے کہ آئندہ مسلمانوں سے جنگ نہ کریں گے۔ اور اس وعدے پر ہی اعتماد کر کے انہیں مفت رہا کر دیا گیا۔ ایسی بھی صورتیں پیش آئیں کہ کچھ مسلمان کسی قبیلے میں قیدی تھے۔ ان کو رہائی دلانے کے لئے اس قبیلے کے آدمیوں کو رہا کیا گیا۔ غرض قانون جنگ کی بے شمار مثالیں اس پہلی جنگ کے دوران ہمیں نظر آتی ہیں۔ اس پر مسلمانوں کا بین الاقوامی دفاعی قانون International Law مبنی ہو جاتا ہے۔ میں اس پر جنگ بدر کا بیان ختم کرتا ہوں۔

فتح مکہ کے وقت شہر میں داخلے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو ڈھنڈورا پیٹنے کے لئے بھیجتے ہیں، وہ اعلان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ مکہ والوں کو چاہئے کہ خانہ کعبہ کے صحن کے اندر جمع ہو جائیں۔ لوگ آئے۔ دلوں میں دہشت تھی کہ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے۔ غالباً ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال کو حکم دیتے ہیں کہ اذان دو۔ اس دن وہ خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر اذان شروع کرتے ہیں۔ حاضرین میں بہت سے مکہ کے غیر مسلم مشرکین موجود ہیں۔ ایک شخص جس کا نام عتاب بن اسید ہے اور جو بڑا سخت اسلام دشمن ہے وہاں موجود ہے۔ یہ آواز سن کر اپنے دوست سے جو پاس بیٹھا ہوا کہتا ہے۔ شکر ہے کہ میرا باپ مر چکا ہے، ورنہ وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اذان کے بعد نماز ہوتی ہے۔ نماز کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ والوں سے مخاطب ہو کر پوچھتے ہیں کہ تم مجھ سے کیا توقع کرتے ہو۔ انہیں بیس سالہ ظلم، فتنہ انگیزی اور فساد یاد آتے ہیں اور وہ شرم سے سر جھکا لیتے ہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شریف ہیں، شریف زادہ ہیں، شرافت ہی سے پیش آئیں گے۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کو تاریخ عالم میں لافانی و لاثانی کہنا چاہئے۔ ان کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: ''تم پر اب کوئی مواخذہ، کوئی ذمہ داری نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔''

قبل اس کے کہ میں آگے بڑھوں اس کے فوری اثرات بتا دوں۔ ایک چھوٹی سی چیز کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو حکم دے سکتے تھے کہ سارے مکہ والوں کا قتل عام کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کے وسائل موجود تھے۔ شہر پر قبضہ ہو چکا تھا۔ فوج موجود تھی۔ اس حکم کی فوراً تعمیل کی جاتی۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کر سکتے تھے کہ سب کو غلام بنا لینے کا حکم دیتے یا کم از کم یہ حکم دیتے کہ ان کا سارا مال لوٹ لیا جائے۔ کہا تو یہ کہا کہ جاؤ! تم پر کوئی ذمہ داری نہیں، تم سب آزاد ہو۔ عتاب بن اسید یکا یک اچھل پڑتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کہتا ہے کہ میں عتاب بن اسید ہوں۔ اور مسلمان ہو جاتا ہے۔ یہ واحد مثال نہیں تھی۔ راتوں رات شہر مکہ کی کایا پلٹ جاتی ہے اور سارا مکہ مسلمان ہو جاتا ہے، اور مسلمان بھی ایسا راسخ العقیدہ ہوتا ہے کہ دو سال بعد جب ملک کے بعض قبائل میں ارتداد کی کیفیت ہوئی تو سب سے مستحکم ایمان رکھنے والے لوگ مدینہ کے بعد مکے والے تھے۔

ایک چھوٹی سی چیز پر اس قصے کو ختم کرتا ہوں اور وہ مکہ کی فتح کے بعد ابوسفیان کی بیوی کا ایمان لانا ہے۔ اس کا نام ہندہ تھا۔ ہندہ وہ عورت تھی جس کا بیٹا، بھائی اور چچا جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ چنانچہ جنگ احد میں اس نے اپنے انتقام کی آگ بجھانے کے لئے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیٹ چیر کر، کلیجہ نکال کر چبایا تھا۔ جب مسلمانوں کا مکہ پر قبضہ ہو گیا تو اس کے گھر میں ایک عجیب سین نظر آتا ہے۔ وہ ایک لکڑی لے کر گھر میں جو مختلف بت تھے ان کو مار مار کر پاش پاش کرنے لگتی ہے۔ اور کہنے لگی کہ اب تک ہمیں دھوکا دیتے رہے، اب معلوم ہوا کہ تمہارے پاس کوئی قوت نہیں۔ چنانچہ سارے بت اس نے توڑ دیئے۔ اس کے بعد اسے خوف تھا کہ شاید حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کی بے حرمتی کرنے کی وجہ سے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھیں گے تو مجھے سزا دیں گے۔ اس لئے چہرے پر نقاب ڈال کر، چھپ کر، عورتوں ایک گروہ کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچتی ہے اور وہاں اپنے اسلام لانے کا اعلان کرتی ہے جس طرح اور عورتیں کر رہی ہیں۔ اس سے بھی جو بیعت لی گئی اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ وعدہ کرو کہ تم ایک اللہ کو مانو گی، بت پرستی اور شرک نہیں کرو گی۔ اس نے بآواز بلند کہا ہم اب تک دھوکے میں تھے اب ہمیں یقین ہو چکا ہے کہ ان بتوں میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ ہم ایک اللہ کو مانتے ہیں۔ اس کے بعد کہا کہ عورتوں کو چاہئے کہ بدکاری نہ کریں۔ وہ بڑے فخر و غرور کے ساتھ کہتی ہے کہ کوئی شریف عورت ایسا کر ہی نہیں سکتی وعدہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ تم آئندہ اپنے نوزائیدہ بچوں کو زندہ دفن کر کے قتل نہ کرو گی۔ یہ اس وقت ہندہ کے منہ سے جو الفاظ نکلے وہ دلچسپ ہیں اس نے کہا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جن بچوں کو ہم نے پرورش کر کے بڑھایا، جوان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کر دیا'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہیں۔ پوچھتے ہیں، کون عورت ہے؟ کہا جاتا ہے کہ ہندہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرماتے ہیں کہ اب تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ اس طرح یہ سین ختم ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرز عمل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانی نفسیات کو سمجھ کر صحیح وقت پر ضرب لگانے میں جو فائدہ ہوتا ہے، وہ بے وقت نرمی یا سختی دکھانے سے حاصل نہیں ہوتا۔ یہ وہ حالات تھے جن میں شہر مکہ کی فتح عمل میں آئی اور ہم نے دیکھا کہ فوج کو دشمن کے ملک کی طرف اس طرح بڑھایا گیا کہ اس کی خبر دشمن کو آخری لمحے تک نہ ہو سکی اور ایک بڑے شہر پر اس طرح قبضہ کیا کہ ایک قطرہ خون بھی نہ بہا۔

ایک اور پہلو پر مجھے کچھ روشنی ڈالنی چاہئے۔ فوجی تیاریوں کے سلسلے میں کیا انتظامات ہوتے ہیں اور جنگ میں کس طرح سے مختلف کام انجام پاتے ہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جنگ میں نرسنگ کے لئے، کھانا پکانے کے لئے، قبریں کھود کر مردوں کو دفن کرنے کے لئے، غرض ایسے کاموں کے لئے، ابتدا ہی سے مسلمانوں کی فوج میں عورتیں ہی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات وہ عورتیں بھی نظر آتی ہیں جن کو سفر میں بچہ پیدا ہوا۔ نو ماہ حاملہ عورتیں بھی خوشی سے اس میں حصہ لیتی ہیں۔ نو عمر لڑکیاں اور بالغ لڑکیاں بھی اس میں حصہ لیتی ہیں۔ ان تفصیلات کا وقت نہیں۔ دو ایک چیزیں آپ سے بیان کروں گا، وہ یہ کہ مسلمانوں کو ایک مستقل فوج (Standing Army) رکھنے کا شروع میں کوئی خیال نہیں تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ جہاد کرنا مسلمانوں کا فریضہ ہے۔ جس طرح نماز پڑھنا ایک فریضہ ہے، اسی طرح جنگ میں حصہ لینا مسلمانوں کا ایک فریضہ ہے۔ جو لوگ مسلمان تھے وہ اس پر ایمان رکھتے تھے۔ نتیجہ یہ تھا کہ سارا ملک اور ملک کے سارے بالغ مرد Potential Army تھے۔ جس وقت، جتنے آدمیوں کی ضرورت ہو، ان میں سے لے لیتے۔ اس طرح مسلمانوں کو ایک مستقل فوج تیار کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بہرحال لوگوں کی فوجی تربیت کے لئے مختلف انتظامات کئے جاتے تھے۔ تفصیلات میں جا نہیں سکتا۔ صرف یہ عرض کروں گا کہ فوج کو حالت امن میں جنگی کاموں کے لئے تیار کیا جاتا۔ گھوڑ دوڑ کرائی جاتی، اونٹوں کی دوڑ ہوتی تھی، گدھوں کی دوڑ ہوتی تھی، آدمیوں کی دوڑ ہوتی تھی، کشتیوں کے مقابلے کرائے جاتے تھے۔ اسی طرح تیر اندازی کی بہت تربیت دی جاتی۔ اس پر انعامات دیئے جاتے۔ گھوڑ دوڑ میں سبھی جیتنے والوں کو انعام دیا جاتا۔ غرض فوج حالت امن میں بھی تن دھن قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھی۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ مسلمانوں کی فوجی تیاریاں ان کے جذبہ ایمانی پر مبنی تھیں۔ اس لئے مٹھی بھر آدمی ہمیشہ تگنے، چوگنے، دس گنے دشمن سے بھی

باقی صفحہ 4 پر

ناصر احمد محمود طاہر صاحب

بیت الطاہر بینن کا افتتاح

یہ بیت الذکر بینن میں کولن (Collines) ڈیپارٹمنٹ کے Monka نامی گاؤں میں تعمیر کی گئی ہے۔ یہ گاؤں بینن کے بڑے شہر (Save) ساوے سے جانب مشرق 33 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ میں مربی سلسلہ مکرم اصغر علی صاحب بھٹی ہیں جن کی زیرنگرانی اس بیت کی تعمیر کا کام ہوا۔ مورخہ 26 مئی 2005ء کو افتتاح عمل میں آیا۔ اس افتتاحی تقریب کے لئے محترم امیر صاحب بینن کے ہمراہ دس افراد پر مبنی مرکزی وفد جب گاؤں پہنچا تو اہلِ گاؤں نے بڑے منظّم انداز میں گرم جوشی سے استقبال نعرہ ہائے تکبیر کے ورد کے ساتھ کیا۔ اس موقع پر گاؤں کے بچوں نے قومی ترانے گاتے ہوئے پریڈ کی اور خوش آمدید کہا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہؤا اور پھر علاقہ کے مختلف معززین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر کے جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا۔ اس موقع پر جباتا (Gabata) نامی علاقہ کے بادشاہ نے بیت کی تعمیر پر شکریہ اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میری دعا ہے کہ یہ گھر اور بھی وسعت پکڑ جائے اور قریب کے دوسرے گاؤں والوں کو بھی توفیق ملے کہ ایسے ہی خدا کے گھر اپنے علاقہ میں بھی بنوائیں جہاں سارے اکٹھے ہو کر اپنے رب کو پُکارا کریں اور اس کی عبادت بجالائیں۔

پھر Monka آبادی کے ایک نمائندہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ جہاں ہم امیر صاحب اور مربیان کے شکر گزار ہیں وہاں اوّل طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دلی طور پر مشکور ہیں جنہوں نے ہمارے ملک کا دورہ کیا اور ان کے ارشاد پر بیوت الذکر کی تعمیر کی توفیق ملی۔ بعدازاں اس گاؤں کے بادشاہ نے حضور انور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں تمام مذاہب اور خصوصاً احمدیت کے لئے امن اور ترقی کے لئے دعا گو ہوں۔ یہ ان کی سچائی اور ہمدردیٔ خلق ہی کی علامت ہے کہ اس بیت کی تعمیر میں تمام مذہب کے لوگوں نے آ کر کام کیا، وقار عمل کیا۔ ہے یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ جماعت احمدیہ کی یہ خدمات ہمارے حصہ میں آئیں۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے کہا کہ یہاں بیت کی تعمیر کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے گاؤں والوں کو اس کو آباد رکھنے اور ہر آن نمازیوں سے بھرا رکھنے اور نمازیوں کی تعداد بڑھانے کی تلقین کی۔ پھر محترم امیر صاحب نے اس گاؤں کے بادشاہ سنٹرل امام اور مربی سلسلہ کو ساتھ لے کر یادگار تختی کی نقاب کشائی کی۔ اس دوران تمام حاضرین جو 235 کی تعداد میں تھے لَااِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتے رہے اور پھر اسی پُر کیف منظر میں دعا کی گئی۔ جس کے بعد سب بیت الذکر کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں گاؤں کے بادشاہ نے کہا کہ امیر صاحب میں خود یہاں پر نمازیوں کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کروں گا۔ اور کچھ عرصہ میں ہی یہ بیت الذکر چھوٹی پڑ جائے گی اور تمام لوگ احمدی ہو جائیں گے۔ انشاءاللہ۔

بعدازاں نماز ظہر ادا کی گئی۔ اس بیت کی تعمیر میں گاؤں کے تمام افراد نے اپنی بساط کے مطابق کام کیا۔ یہ پہاڑی علاقہ ہے۔ زمین سے پانی کا میسر آنا کافی دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ دور دراز کنوئیں ہیں یا پھر بارشوں کا پانی اکٹھا کیا جاتا ہے۔ گاؤں کی عورتیں دور دراز علاقوں سے پانی لا کر بیت کی تعمیر کے لئے دیتی رہیں جبکہ صحن بیت اور ہال میں مٹی ڈالنے کا کام نوجوانوں نے سرانجام دیا۔ اور تعمیر میں راج گیری کے کام کے لئے خود بادشاہ نے اپنا بیٹا وقف کیا جس نے مسلسل مزدوری کی۔ علاوہ ازیں بجری اور چھت ڈالنے کے لئے لکڑی مہیا کرنے کے لئے گاؤں کے متعدد افراد نے محنت کی اور اس طرح کل ایک لاکھ چالیس ہزار فرانک سیفا کی بچت وقارِ عمل کے ذریعہ ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام لوگوں کو اجرِ عظیم سے نوازے اور ان کے دل بیت الذکر میں اٹکے رہیں اور اللہ کے نور سے منور ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 ستمبر 2005ء)

آئس لینڈ (Iceland)

سرکاری نام:

جمہوریہ آئس لینڈ۔ لائیو ویلڈیو آئس لینڈ (Republic of Iceland)

وجہ تسمیہ:

آئس لینڈ کے لغوی معنی ہیں ''برف کا جزیرہ'' یا سرزمین

محل وقوع:

(یورپ)

حدود اربعہ:

شمالی بحر اوقیانوس میں یہ جزیرہ گرین لینڈ کے مشرق میں 300 کلومیٹر اور ناروے کے مغرب میں 1000 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ جزیرہ فیرو اور سکاٹ لینڈ اس کے جنوب مشرق میں ہیں۔

جغرافیائی صورتحال:

آئس لینڈ بحر اوقیانوس اور بحر آرکٹک کے درمیان ایک جزیرہ ہے جہاں ہر طرف برف کے میدان ہیں۔ اس کی مشرق سے مغرب لمبائی 485 کلومیٹر (300 میل) اور شمال سے جنوب تک چوڑائی 305 کلومیٹر (190 میل) ہے۔ جزیرے کی شکل بیضوی اور ناہموار ہے اور یہ آتش فشانی پہاڑوں کا خطہ ہے۔ یہاں بڑے بڑے برف کے میدان۔ گلیشیئر اور آتش فشانی پہاڑ واقع ہیں۔ اس کا ساحل ناہموار اور کٹا پھٹا جبکہ مغرب وشمال میں یہ انتہائی گہرائی میں ہے۔

ساحل=5955 کلومیٹر

رقبہ:

1,03,000 مربع کلومیٹر

آبادی:

3 لاکھ 5 ہزار نفوس (1998ء)

دارالحکومت:

ریکجاوک (Reykjavik) ایک لاکھ

بلندترین مقام:

اورانا جوکول (2119 میٹر)

بڑے شہر:

آکورائری۔ کوپاووگر۔ ہافنار جوردور۔ کیفلاوک۔ ایکرانس۔ سیلفوس۔ ہیوفن۔ ہوساوک۔ گرانڈوک

سرکاری زبان:

آئس لینڈک

مذہب:

عیسائی (لوتھرن۔ رومن کیتھولک)

اہم نسلی گروپ:

سیکنڈے نیوین۔ کیلٹک

یوم آزادی:

17 جون 1944ء

رکنیت اقوام متحدہ:

19 نومبر 1946ء

کرنسی یونٹ:

کرونا (سٹیٹ سنٹرل بینک 1961ء)

انتظامی تقسیم:

8 ریجن (23 کاؤنٹیز، 14 صنعتی ٹاؤن)

موسم:

نہایت سرد ہوتا ہے۔ برفباری شدید ہوتی ہے۔ بارش کی سالانہ اوسط 860 ملی میٹر ہے۔

اہم زرعی پیداوار:

آلو۔ شالجم۔ خشک گھاس۔ پھل و سبزیاں

اہم صنعتیں:

مچھلی کی پیکنگ۔ کپڑا۔ جوتے۔ صابن۔ کیمیائی اشیاء۔ کتابیں۔ فرنیچر۔ کھاد۔ سیمنٹ۔ ایلومینیم کی مصنوعات۔ ماہی گیری

اہم معدنیات:

ایلومینیم۔ ڈائٹومائٹ

مواصلات:

قومی فضائی کمپنی ''آئس لینڈ ایئر'' (21 ہوائی اڈے) ریکجاوک بڑی بندرگاہ ہے۔

(بقیہ صفحہ 3)

مقابلہ کرتے تھے اور کبھی یہ نہیں سوچتے تھے کہ دشمن کی اتنی تعداد ہے، ہم کیا کریں گے۔ وہ جان پر کھیل جاتے تھے اور خدا جل شانہ انہیں فتح دیتا تھا۔

ایک آخری چیز پر اسے ختم کرتا ہوں جو میرے ذہن میں آئی ہے۔ جنگ کے دوران سپہ سالار کو مختلف صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک چھوٹا سا واقعہ لکھا ہے۔ کہ جب کبھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقام پر حملہ کرتے اور علی الصبح طلوع آفتاب کے وقت جنگ کا آغاز ہوتا تو اس کا ہمیشہ لحاظ رکھتے کہ آفتاب ہماری آنکھوں کے سامنے نہ ہو۔ دشمن تمازت آفتاب سے متاثر ہو اور آفتاب ہمارے پیچھے ہوتا کہ جنگ کے وقت آفتاب کی روشنی چندھیا کر دشمن سے مقابلہ کرنے میں دشواری پیش نہ آئے۔ ایک دوسری چیز یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''موسمیات'' (Meterology) سے بھی دلچسپی تھی۔ ہواؤں کے رخ کا خاص طور پر علم تھا۔ اس کا خاص لحاظ فرماتے کہ دشمن سے جنگ ہو تو ایسے مقام پر ہو کہ ہوا ہمارے پیچھے سے چل رہی ہو، نہ کہ ہمارے سامنے سے آئے اور ہماری رفتار میں رکاوٹ پیدا کرے۔ اس طرح کی بے شمار چیزیں حدیث و سیرت کی کتابوں میں ملتی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رحمت کا بھی نبی ہوں اور جنگ کا بھی نبی ہوں۔ جس کا بعد میں دنیا کے بہترین سپہ سالار کی حیثیت سے مظاہرہ بھی ہوتا ہے۔ اور اس طرح بہترین سیاستدان اور بہترین مدبر کی حیثیت سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے آتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقصد کا حصول چاہتے تھے۔ آدمی کا خون بہانا یا دشمن کا خاتمہ کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر نہیں تھا۔

(ڈاکٹر حمید اللہ کی بہترین تحریریں)

احمدی طلبہ وطالبات کی خصوصی توجہ کے لئے

سیدنا حضرت مسیح موعود کے بیش قیمت ارشادات

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

احمدی طلبہ وطالبات کو ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہیئے کہ تعلیم حاصل کرنے سے ان کا مقصد کیا ہے؟ اگر ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد نوکری کا حصول اور مال ودولت کمانا ہے تو پھر ان میں اور دیگر طالب علموں میں کیا فرق ہوا۔ وہ بھی اسی دنیا کے حصول کی خاطر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ایک احمدی طالب علم کا ہر فعل تو ایسا ہونا چاہیئے جو اپنے اندر ایک بلند امتیازی شان رکھتا ہو۔ جب تک یہ کیفیت نصیب نہ ہو اور جب تک حصول علم کا حقیقی مقصد پوری طرح ذہن میں واضح نہ ہو، کسی احمدی طالب علم کو کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہیئے۔

احمدی طلبہ وطالبات کو یہ بات خوب اچھی طرح یادرکھنی چاہیئے کہ حقیقی علم وہی ہے جو انسان کو تقویٰ عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے صاحب علم کی یہی تعریف فرمائی ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے کہ

حقیقت میں صاحب علم وہی ہے جو اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھتا ہو اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے تقویٰ سے معمور ہو۔ علم حاصل کرتے وقت ہر طالب علم کی یہی نیت اور یہی مقصد ہونا چاہیئے۔ دین کی خدمت، دین کی برتری کا اثبات، اخلاق فاضلہ کا حصول، بنی نوع انسان کی خدمت اور نفس کی اصلاح۔ یہ سب اسی نیک مقصد کی مختلف شاخیں ہیں۔ انہی کو مدنظر رکھتے ہوئے انسان کو علم حاصل کرنا چاہیئے اور ہمیشہ دل کی کیفیت ایسی ہونی چاہیئے جو قرآن مجید میں اس طرح آئی ہے:۔

''کہ ہمیں کوئی علم نہیں سوائے اس کے جو تونے ہمیں سکھایا ہے''

یہ اقرار ہمیشہ وردزبان رہے کہ ہر علم اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے میری کوشش محنت یا زور بازو کا نتیجہ نہیں۔ یہ کیفیت دل میں راسخ ہو جائے تو ایک سچا طالب علم اس دعا کو حرز جان بنائے رکھتا ہے:۔

رب زدنی علماً

کہ اے میرے مولیٰ، ہر علم کا منبع تیری ذات ہے پس تو ہی مجھے علم سکھا اور ہمیشہ میرے علم کو بڑھاتا چلا جا۔

اس نوٹ کا مقصد کوئی لمبا مضمون تحریر کرنا نہیں بلکہ اپنے عزیز احمدی طلبہ اور طالبات کی خدمت میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے چند قیمتی ارشادات پیش کرنا ہے جو اسی نہایت اہم موضوع سے تعلق رکھتے ہیں جن کا میں نے اپنے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی ابتداء اس حوالہ سے کرتا ہوں جس میں آپ نے فرمایا:۔

''میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہوگئے ہو۔ ان باتوں پر عمل کرو۔ اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو۔ تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔

(ملفوظات جلداول ص43)

ان دعائیہ الفاظ کے بعد جن کا طالبان علم سے خاص تعلق ہے، آپ نے فرمایا:۔

''میں ان (لوگوں) کو غلطی پر جانتا ہوں، جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات (دین) سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے۔ اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں۔ کہ گویا عقل اور سائنس (دین) سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کیلئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔ مگر وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے۔ جو قرآن کریم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے وہ ان کو اور صرف انہیں کو دیا جاتا ہے۔ جو نہایت تذلل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں۔ جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑ گڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں''۔

(ملفوظات جلداول ص48)

یہ بنیادی اصول بیان کرنے اور پوری طرح واضح فرمانے کے بعد آپ نے نصیحت فرمائی کہ علوم جدیدہ ضرور حاصل کرو اور خوب حاصل کرو لیکن ان علوم کو ہمیشہ دین کے تابع کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا:۔

پس ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور (دین) سے دور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو (دین) کے تابع کرتے۔ الٹا (دین) کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کرکے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یادرکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو''۔ (ملفوظات جلداول ص43)

اس حرف انتباہ کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے۔ جس کا ذکر اوپر آیا ہے، حضرت مسیح موعود نے بطور تذکیر ایک بار پھر اس بات کو پوری صراحت سے کھولا ہے۔ نہایت پرحکمت انداز میں آپ فرماتے ہیں:۔

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے۔ رسوم (دین) کا پابند رہتا ہے۔ لیکن جوں جوں ادھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ (دین) کو دور چھوڑتا جاتا ہے۔ اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا۔ بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے۔ کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے۔ جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو۔ اور کسی اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مرد خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے'' (ملفوظات جلداول ص 44)

دنیا میں انسان کو مختلف قسم کی کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں اور ہر کامیابی کے موقع پر خوشی منائی جاتی ہے۔ بعض لوگ صحیح طور پر خوشی مناتے ہیں اور بعض غلط انداز میں۔ اس سلسلہ میں یادرکھنا چاہیئے کہ دنیا کی بعض کامیابیاں اور ان پر منائی جانے والی خوشیاں انسان کیلئے بسا اوقات ابتلاء کا موجب بھی بن جاتی ہیں۔ لیکن خدا کے نیک بندے جو کامیابی کے حقیقی فلسفہ سے اور خوشی کے صحیح طریق سے آگاہ ہوتے ہیں ان کے لئے یقینی طور پر ہر کامیابی خداشناسی کا موقع مہیا کرتی ہے۔ یہ بات خاص طور پر ہمارے طلبہ اور طالبات کو یادرکھنی چاہیئے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو نمایاں کامیابیوں سے نوازے اور خوشیاں صحیح طریق پر منانے کی توفیق دے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود نے کیسی عمدہ اور پرمعارف نصیحت فرمائی ہے جو ہر وقت یادرکھنے کے لائق ہے خصوصاً طالبان علم کو اپنی کامیابیوں کے موقع پر۔ آپ نے فرمایا:۔

''ان دنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اس قدر خوش مت ہو۔ کہ حقیقی کامیابی سے دور چلے جاؤ۔ بلکہ ان کامیابیوں کو خداشناسی کا ایک ذریعہ قرار دو۔ اپنی ہمت اور کوشش پر نازمت کرو اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت اور محنت کا نتیجہ ہے۔ بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ ہماری محنت کو بارور کیا۔ ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ صدہا طالب علم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں۔ کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ بعض ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ اس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خداتعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالائے۔ کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خداتعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی۔ کیونکہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفران نعمت کرو گے۔ تو یاد رکھو۔ عذاب سخت میں گرفتار ہوگئے۔ (ملفوظات جلداول ص98)

ایک مومن اور غیر مومن میں کیا فرق ہے اور مومن کو کامیابی نصیب ہونے پر کیا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے:۔

''اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے۔ شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان گو کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دلسوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں۔ ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو!''

(ملفوظات جلداول ص90)

مرسلہ: قریشی محمد کریم صاحب

پنسلین کی کہانی

طبی دنیا میں پنسلین کی دریافت ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ کئی ایک دیگر دریافتوں کی طرح پنسلین کی دریافت بھی اتفاقی امر تھا۔ یہ 1928ء کی بات ہے پروفیسر الیگزینڈر فلیمنگ جو بعد میں سر کے خطاب سے نوازے گئے۔ لندن کے ایک ہسپتال سینٹ میری کی ایک لیبارٹری میں بیکٹیریا پر کام کر رہے تھے۔

بیکٹیریا دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو انسان دوست کہلاتے ہیں اور ہمارے لئے مفید کام کرتے ہیں۔ مثلاً ڈبل روٹی بنانے یا دودھ سے دہی یا پنیر بنانے میں جو بیکٹیریا کام آتے ہیں۔ ان کو yeast کہتے ہیں۔ اسی طرح موسم خزاں میں جو پتے درختوں سے جھڑ کر زمین پر گرتے ہیں۔ بیکٹیریا تیزی سے ان پر عمل کرتے ہیں اور جلد ہی ان کو زمین میں کھاد کی صورت میں تبدیل کردیتے ہیں۔ مگر اکثر بیکٹیریا انسان کے دشمن ہیں اور مختلف قسم کی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔

پروفیسر الیگزینڈر فلیمنگ ایسے بیکٹیریا پر ریسرچ کر رہے تھے۔ جو انسانوں کو مہلک بیماریوں میں مبتلا کردیتے ہیں۔ انہوں نے پلاسٹک کی چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں ایک قسم کی جیلی جس کو Ajar Jelly کہتے ہیں کی تہ جمائی اور ہر ایک پیالی میں چند بیکٹیریا چھوڑ کر اوپر سے ڈھکنا بند کردیا۔ پھر ان پیالیوں کو مناسب درجہ حرارت میں کچھ عرصہ کے لئے رکھ دیا گیا تا کہ جراثیم جیلی پر پلنے لگیں۔ اس طرح چند ہی گھنٹوں میں ان کی تعداد نمایاں طور پر بڑھنے لگی اور جب ایک دو دن کے بعد خردبین کی مدد سے دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ جیلی کے اوپر ان بیکٹیریا کی کالونیاں بن چکی ہیں۔ ان تجربات سے الیگزینڈر فلیمنگ اور ان کے ساتھ سائنسدان ان جراثیم کی افزائش کی رفتار ان کی اہمیت اور کارکردگی کا جائزہ لے رہے تھے۔

ایسے ہی تجربات کرتے ہوئے ایک دن الیگزینڈر فلیمنگ نے دیکھا کہ ایک پیالی میں سبز رنگ کی پھپھوندی لگی ہوئی ہے۔ عام حالات میں ایسی پیالی کو باہر نکال کر پھینک دیا جاتا مگر الیگزینڈر نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ غور سے اس کا معائنہ شروع کردیا۔ اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ پھپھوندی کے اردگرد کے علاقہ میں بیکٹیریا کی کوئی کالونی نہیں ہے۔ اس نے خیال کیا کہ ہوسکتا ہے کہ پھپھوندی نے بیکٹیریا کو ہلاک کردیا ہو۔ چنانچہ اس نے تھوڑی سی پھپھوندی کو لے کر اس پر تجربات کرنے شروع کردیئے اور اس طرح طبی دنیا میں ایک نہایت مفید دریافت کا اضافہ ہوا۔ اس نے اس پھپھوندی سے ایک محلول تیار کیا اور تجربات سے معلوم ہوا کہ یہ محلول نمونیا جیسی مہلک بیماریوں کے جراثیم کو ہلاک کردیتا ہے۔

اس محلول کو الیگزینڈر فلیمنگ نے پنسلین کا نام دیا۔ گو یہ بہت بڑی دریافت تھی اور اس کی وجہ سے زخموں کو خراب ہونے سے بچایا جانے لگا۔ تاہم چونکہ خالص پنسلین باوجود کوشش کے حاصل نہ ہوسکی۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی 1932ء میں اس پر کام روک دیا گیا۔

1939ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہاورڈ فلوری اور ڈاکٹر ارنسٹ چین نے دوبارہ اس پر کام شروع کیا اور تھوڑی مدت میں ہی خالص پنسلین کا محلول تیار کرنا شروع کردیا اور بعد میں زرد رنگ کا پاؤڈر حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اگرچہ پنسلین کی دریافت برطانیہ میں ہوئی۔ تاہم جنگ عظیم دوم کی وجہ سے برطانیہ کی اقتصادی حالت اتنی مضبوط نہ تھی کہ بڑے پیمانے پر پنسلین کو تیار کیا جاتا۔ پروفیسر ہاورڈ فلوری امریکہ چلے گئے اور اس طرح امریکہ میں جلد ہی پنسلین بڑے پیمانے پر تیار ہو کر مارکیٹ میں آنے لگی۔

پنسلین کا استعمال 1946ء میں زخمی فوجیوں پر ہونے لگا۔ اس طرح اس دریافت نے لاکھوں انسانوں کی جان بچائی اور آج بھی دنیا بھر میں مؤثر Antibiotic دوائی کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ پنسلین کی دریافت کی وجہ سے 1945ء میں ڈاکٹر الیگزینڈر فلیمنگ، پروفیسر ہاورڈ فلوری اور ڈاکٹر ارنسٹ چین تینوں کو نوبیل پرائز عطا کیا گیا۔

مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

شہاب ثاقب

جس خام مال یعنی گیسوں اور گرد وغبار کے بادلوں سے تمام اجرام فلکی پیدا ہوئے ہیں اسی کے چھوٹے بڑے ذرات جو بڑے کروں میں نہ سما سکے خلا میں ان گنت تعداد میں چھوٹی بڑی جسامت میں محو گردش ہیں۔ زمین کے گردا گرد خلا میں یہ ذرات شہاب ثاقب کہلاتے ہیں اور ہر مکعب کلومیٹر کے فاصلہ کے اندر ایک ہزار کی تعداد کی نسبت سے پائے جاتے ہیں۔ ان کی جسامت ریت کے ذرہ سے لے کر ہزاروں ٹن کے وزنی ٹکڑے تک ہوسکتی ہے۔ جب زمین کی کشش ثقل کے زیر اثر یہ زمین کی طرف آتے ہوئے زمین کی فضا میں داخل ہوتے ہیں تو نہایت تیز رفتار ہونے کی وجہ سے فضا سے رگڑ کھا کر شدید حرارت کے زیر اثر جل کر راکھ ہوجاتے ہیں اور اس قدر کثرت سے گرتے ہیں کہ روزانہ چار سوٹن وزن کے حساب سے یہ راکھ زمین کے وزن میں مسلسل اضافہ کرتی رہتی ہے۔ عام طور پر جب یہ 44 ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین سے 50 میل اوپر کی فضا میں پہنچتے ہیں تو رگڑ سے ان کا درجہ حرارت 2200 سنٹی گریڈ ہوجاتا ہے اور وہ جل کر راکھ ہوجاتے ہیں۔ ایک بہت ہی قلیل تعداد میں بڑا سائز ہونے کی وجہ سے پوری طرح نہیں جل پاتے اور کچھ بچا ہوا حصہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ ایک انگریز سیاح گرین لینڈ سے ایک ایسا بڑا شہاب ثاقب انگلینڈ لے کر آیا تھا جو 36 ٹن وزنی تھا۔ چاند کے گرد چونکہ زمین جیسی فضا کا حفاظتی حصار موجود نہیں ہے اس لئے وہاں سب کیسب شہاب ثاقب نیچے گر جاتے ہیں لہٰذا چاند کی سطح کسی چیچک زدہ چہرہ سے بھی زیادہ داغدار ہے۔ زمین پر بہت خفیف نسبت سے کچھ شہاب ثاقب جلنے سے بچ کر گرتے ہیں ورنہ ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ 1966ء میں Leonid Shower کے دوران جو شہاب ثاقب گرنے کی پھلجھڑی تھی دو ہزار شہاب ثاقب فی منٹ کے حساب سے یہ آسمان پر ظاہر ہوئے تھے۔ ہر 33 سال کے بعد اگست کی 10 اور 13 تاریخوں کے درمیان یہ منظر آسمان پر پیدا ہوتا ہے۔ اتنی زیادہ تعداد میں ہونے کے باوجود ان کے لگنے سے کبھی کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔ 1955ء میں ایک شہاب ثاقب امریکہ کے ایک شہر ایلاباما میں ایک مکان کو توڑتا ہوا اندر داخل ہوا اور ایک سوتی ہوئی عورت کے جسم سے رگڑ کھاتا ہوا نکل گیا۔ اب تک جو سب سے بڑا شہاب ثاقب زمین پر ملا ہے وہ جنوبی افریقہ کے ملک نمیبیا میں گرا تھا جس کا وزن 60 ٹن ہے۔ آج سے بیس ہزار سال قبل ایک 20 میٹر قطر کا لوہے اور نکل کی آمیزش سے بنا ہوا تقریباً دس لاکھ ٹن وزنی شہاب ثاقب زمین پر گرا تھا جس نے 1300 میٹر قطر کا 200 میٹر گہرا گڑھا پیدا کر دیا تھا۔ 30 جون 1908ء کو سائبیریا میں واقع ایک دریا کے کنارے ویران جگہ پر ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ ایک بہت بڑا آگ کا گولہ دیکھا گیا اور 150 کلو میٹر دور تک کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ بعد میں پتہ چلا کہ تقریباً پچاس ہزار ٹن وزنی شہاب ثاقب اس جگہ سے نیچے آکر فضا میں پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرا جس سے 30 کلومیٹر لمبا اور ڈیڑھ کلومیٹر چوڑا جنگل کا رقبہ زمین بوس ہو کر بری طرح جھلس گیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر یہ شہاب ثاقب کسی بڑے شہر پر گرتا تو ہائیڈروجن بم (جو ایٹم بم سے بہت زیادہ طاقتور ہوتا ہے) سے زیادہ نقصان کرتا۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ کبھی کوئی بڑے سائز کا شہاب ثاقب آبادی پر نہیں گرا اور کسی شہاب ثاقب سے آج تک کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔ یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ مریخ سیارہ اور مشتری سیارہ کی درمیانی پٹی میں جو شہاب ثاقب پائے جاتے ہیں ان کا سائز 10 میل سے لے کر 600 میل تک کی لمبائی کا ہوتا ہے اور انہیں Astroids کہا جاتا ہے جبکہ زمین کی فضا میں پائے جانے والے شہاب ثاقب Meteoroid کہلاتے ہیں اور جب یہ زمین پر گرتے ہیں تو ان کا نام Meteorite ہوجاتا ہے۔

(بقیہ صفحہ 5)

اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلا میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے۔ مگر مومن خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 98)

اس ساری نصیحت کا خلاصہ اور نچوڑ ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

اگر اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کام پڑنا ہے۔ تو تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔ مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرلے۔ اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے۔

(ملفوظات جلد اول ص 99)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم سب اور بالخصوص ہمارے عزیز طلبہ و طالبات ان نصائح کو اپنے دلوں میں جگہ دیں اور ان کے مطابق عمل کی توفیق پائیں۔ آمین۔

تَنعِیم

مکہ سے شمال کی جانب قریباً 3 میل کے فاصلے پر تنعیم کا مقام ہے۔ مکہ میں باہر سے آنے والوں کے لئے یہ میقات ہے۔

مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب

مشکل میں خواتین اور بچوں کی طرف پہلے توجہ کرنی چاہئے

جلسہ سالانہ کے اعلیٰ مقاصد اور ہماری ذمہ داریاں

چودہ سال قبل یعنی 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قادیان آمد پر پاکستان سے پانچ ہزار افراد کو اس جلسہ میں شرکت کے لئے قادیان جانے کا موقع ملا۔ وہ دن بڑے عجیب تھے۔ ایک تو یہاں کے ترسے ہوئے ہزاروں احمدی کئی سال بعد اپنے آقا سے ملنے کے لئے بیتاب تھے تو دوسری طرف آقا اپنے پروانوں سے شوقِ ملاقات کے ساتھ ساتھ اس بات سے مسرور کہ 1947ء کی تقسیم کے چوالیس سال بعد یہ موقع آرہا تھا کہ کسی خلیفۃ المسیح کو دیار مسیح میں جانے کا موقع مل رہا تھا۔ غرض نہایت جذباتی کیفیت تھی جو ہر طرف اپنا اثر دکھا رہی تھی۔

واپسی پر چونکہ حضور ابھی قادیان میں ہی تھے اس لئے ہر شخص کی کوشش تھی کہ زیادہ سے زیادہ دن قادیان ٹھہر کر آقا کی زیارت سے فیضیاب ہو۔ چنانچہ 2 جنوری تک جو ویزا کی آخری تاریخ تھی تقریباً اڑھائی ہزار دوست وہیں رکے رہے۔ واپسی ٹرین سے ہونی تھی جو اٹاری سٹیشن سے دوپہر کو چلتی ہے اور نصف گھنٹے میں واہگہ پہنچ جاتی ہے۔

اس روز چونکہ ٹرین پر رش زیادہ تھا اس لئے احباب کو بیٹھنے میں خاصی دقت پیش آئی۔ ہمارے معاشرے میں عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ ٹرینوں یا بسوں یا کسی بھی پبلک جگہ پر لوگ کوشش کرتے ہیں کہ جلد سے جلد جگہ حاصل کرلیں۔ چنانچہ ایسا نفسا نفسی کا عالم طاری ہو جاتا ہے کہ اس میں کمزور لوگوں کو مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ جہاں زیادہ رش ہو وہاں بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کا خیال رکھنا بنیادی اخلاقیات کا حصہ ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ اسی رویہ کو دیکھتے ہوئے جلسہ منسوخ فرما دیا تھا۔ آپ نے فرمایا:

”اوّل یہ کہ اس جلسہ سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ انکے دل آخرت کیطرف بکلی جھک جائیں اور انکے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں لیکن اس پہلے جلسہ کے بعد ایسا اثر نہیں دیکھا گیا بلکہ خاص جلسہ کے دنوں میں ہی بعض کی شکایت سُنی گئی کہ وُہ اپنے بعض بھائیوں کی بدخوئی سے شاکی ہیں اور بعض اُس مجمع کثیر میں اپنے اپنے آرام کے لئے دوسرے لوگوں سے کج خلقی ظاہر کرتے ہیں گویا وہ مجمع ہی اُن کے لئے موجبِ ابتلا ہو گیا“۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص439)

آپ فرماتے ہیں:

”مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بدتہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اسکی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اُس کو اُٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو اُلٹا دیتا ہے اور اُس کو نیچے گرا دیتا ہے پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اُس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اگر میں ان درندوں میں رہوں تو اِن بنی آدم سے اچھا ہے پھر میں کس خوشی کی امید سے لوگوں کو جلسہ کے لئے اکٹھے کروں یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص443)

مزید فرماتے ہیں:۔

”لیکن یہ دل کچھ ایسے ہیں کہ توجہ نہیں کرتے اور ان آنکھوں سے مجھے بینائی کی توقع نہیں لیکن خدا اگر چاہے اور میں تو ایسے لوگوں سے دنیا اور آخرت میں بیزار ہوں۔ اگر میں صرف اکیلا کسی جنگل میں ہوتا تو میرے لئے ایسے لوگوں کی رفاقت سے بہتر تھا جو خدا تعالیٰ کے احکام کو عظمت سے نہیں دیکھتے اور اُس کے جلال اور عزت سے نہیں کانپتے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص444)

انیسویں صدی کے اخیر میں برطانیہ سے برکن ہیڈ نامی ایک بحری جہاز مسافروں اور فوج کی ایک رجمنٹ کو لے کر جنوبی افریقہ کے لئے روانہ ہوا۔ جنوبی افریقہ کے ساحل سے چند میل دور رات دو بجے وہ ایک چٹان سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔ جہاز میں گھبراہٹ پھیل گئی اور ہر شخص کوشش کرنے لگا کہ وہ سب سے پہلے لائف بوٹ میں جا بیٹھے۔ اس گھبراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے فوج کے کپتان نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ یونیفارم میں تیار ہو کر عرشے پر کھڑے ہو جائیں جیسے پریڈ کی تیاری کی جاتی ہے۔ چنانچہ تمام سپاہی اپنے یونیفارم پہن کر لائنوں میں کھڑے ہو گئے۔ پھر جہاز کے کپتان نے لائف بوٹس اتاریں اور اعلان کیا کہ ”عورتیں اور بچے پہلے“، چنانچہ سب سے پہلے خواتین اور بچوں کو ان بوٹس میں اُتارا گیا۔ پھر دوسرے لوگ اُترے اور صبح صادق پر جب یہ لائف بوٹس جہاز سے تھوڑی دور جا چکی تھیں۔ انہوں نے دیکھا کہ قطار اندر قطار کھڑے سپاہی جہاز کے ساتھ آہستہ آہستہ ڈوب رہے ہیں۔ انہوں نے موت قبول کرلی لیکن اُصول پر قائم رہے۔

آنحضور ﷺ ایک دفعہ اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے۔ اچانک اونٹ گرا تو حضور ﷺ اور آپ ﷺ کی زوجہ بھی گر گئے۔ ایک صحابی نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضور ﷺ کو اٹھانا چاہا تو حضور ﷺ نے فوراً فرمایا کہ ”عورت کو دیکھو“ یعنی اگر کسی مشکل میں مرد اور خواتین اکٹھے گرفتار ہو جائیں تو خواتین کی طرف پہلے توجہ کرنی چاہیے۔ یہی اُصول برکن ہیڈ ڈرل کے واقعہ میں ملتا ہے اور یہی اُصول ہر اچھی قوم کی زندگی کی علامت ہے۔

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب

روشنی کی رفتار اور ایک حیرت انگیز حقیقت

کائنات مادی کی بنیاد حرکت پر ہے۔ ذرے سے لے کر ستاروں تک اور کہکشاؤں تک ہر شے ایک تغیر اور حرکت میں ہے۔ جدید ترین تحقیق کے مطابق سب سے تیز حرکت وہ ہے جو رفتارِ نور ہے۔ یعنی روشنی کی رفتار۔ یہ وہ آخری حد ہے جو کسی بھی رفتار کے لئے ممکن ہے۔ روشنی کی صحیح رفتار دو لاکھ ننانوے ہزار سات سو بانوے اعشاریہ پانچ کلومیٹر فی سیکنڈ ہے۔

قرآن کریم میں دو جگہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک ایسے دن کا ذکر فرمایا ہے جو ہماری دنیا کے ہزار سال کے برابر ہے۔

اگر ان آیات کو حساب کتاب اور ریاضی کی نظر سے دیکھا جائے تو اس میں رفتار نور یعنی روشنی کی رفتار کا بالکل صحیح عدد موجود ہے۔

نہایت آسان حساب ہے۔ یعنی ایک دن برابر ہزار سال کے۔

ایک دن برابر ہے 86164.096 سیکنڈز

ایک قمری ماہ برابر ہے 655.71986 گھنٹے (NASA)

ایک ہزار سال کا مطلب ہے 12000 ماہ۔

اگر چاند اپنے مدار پر 12000 چکر لگائے تو جو فاصلہ طے ہوگا وہ یہ عدد ہے جو ہمارے ایک دن کے برابر فرمایا گیا ہے۔ یہ عدد معلوم کرنا آسان ہے۔

چاند اپنے مدار پر اوسطاً 3682.07 کلومیٹرز فی گھنٹہ سے رواں دواں ہے۔ (NASA)

سورج اور دیگر افلاکی کشاکش کی وجہ سے یہ مدار بیضوی ہے اور ہر لحظہ یہ زاویہ (Alpha) بدلتا رہتا ہے۔ جس کی مقدار 26.92848° ڈگری ہے اور اس کا COSINE ہے 0.89157۔

گویا مدار کی کل لمبائی = رفتار x وقت x الفا کوسائن

L=velocity x Time x Cos alpha

آپ اس کو خود بھی اب معلوم کر سکتے تھے اور 12000 چکروں میں یہ کل ہوئے L= 2583134803 5.0862 کلومیٹرز

اگر یہ ایک دن یعنی 't'=86164.096 سیکنڈز میں طے ہوگا تو رفتار کیا بنی؟

آپ اگر خود تقسیم کرلیں تو خوب ورنہ جواب ہے:

2,99,792.5 کلومیٹرز فی سیکنڈ یعنی یہی روشنی کی رفتار ہے۔ دو لاکھ ننانوے ہزار سات سو بانوے اعشاریہ پانچ!!!

("A New Astronomical Quranic Methods for The Determination of the Greatest Speed 'C'" by Dr. Mansour Hassab-Elnaby. URL: http://www.islamicity.org/science/96073A.htm)

drmuhammadali_khan@yahoo.com

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تحریک عطیہ خون اور عطیہ چشم میں شامل ہوں۔

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں
فی ڈبی 60 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434 فیکس: 6213966

ربوہ میں پہلا شادی ہال
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
بکنگ جاری ہے
گولبازار ربوہ
047-6212758
047-6212265
0300-7704354
0333-6569259
0333-6508342

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب نائب وکیل المال اول تحریک جدید تحریر کرتے ہیں کہ مکرم سیٹھ محمد اسحٰق صاحب نواب شاہ سندھ 8 دسمبر 2005ء کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم بہت ہی نیک اور مخلص احمدی تھے اور مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر ضلع نواب شاہ کے بھائی اور مکرم محمد اشفاق صاحب ناظم انصاراللہ ضلع نواب شاہ کے والد تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخوست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ریفریشر کورس

مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ 13 نومبر 2005ء کو حلقہ بھلوال ضلع سرگودھا کے داعیان الی اللہ کا ایک ریفریشر کورس کروایا گیا جو مکرم ملک گلزار احمد صاحب نائب امیر ضلع سرگودھا کی زیر صدارت ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد علماء کرام نے تقاریر کی اور داعیان خصوصی کو ہدایات دیں۔ یہ اجلاس صبح 10 بجے سے 1 بجے تک جاری رہا اس میں 8 جماعتوں کے 175 داعیان الی اللہ شامل ہوئے۔

خصوصی افراد کا دن

دنیا میں مختلف موضوعات پر شعور اجاگر کرنے کیلئے بعض دن منائے جاتے ہیں ان میں سے ایک دن ''خصوصی افراد'' کو معاشرے کا وجود بنانے اور ان کے بارہ میں لوگوں میں شعور بیدار کرنے کیلئے عالمی سطح پر منایا جاتا ہے۔ امسال 3 دسمبر کو ''یوم خصوصی افراد'' منایا گیا۔

مجلس نابینا ربوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نابیناؤں کی فلاح و بہبود کی نمایاں خدمت کی توفیق پا رہی ہے اور دوسرے ''خصوصی افراد'' کو بھی شریک عمل ہونے کی دعوت دیتی ہے تا مل کر خدمت کا کام کیا جا سکے سال بھر میں مختلف مواقع پر مجلس نابینا علمی، عملی، ورزشی اور تربیتی پروگرامز کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ 10 دسمبر کو مجلس کے اراکین کے درمیان مقابلہ دوڑ، کلائی پکڑنا، ثابت قدمی چھلانگ لگانا اور لمبے سانس کا مقابلہ کروایا گیا جبکہ علمی مقابلوں میں تلاوت، نظم، تقریر، دینی معلومات اور بیت بازی کے مقابلے ہوئے۔ ان مقابلوں کی اختتامی تقریب 11 دسمبر 2005ء کو خلافت لائبریری میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ تھے تلاوت مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب، نظم مکرم عبدالحمید خلیق صاحب، منظوم کلام حضرت مسیح موعود مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا نے پیش کیا مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے رپورٹ پڑھ کر سنائی اور صدر مجلس نے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے اراکین مجلس نابینا میں انعامات تقسیم کئے اور دعا پر اس کا اختتام ہوا۔ بعد ازاں ایک بجے دوپہر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (مالک آئیڈیل فرنیچر ریلوے روڈ ربوہ) نے جملہ اراکین کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔

ملکی اخبارات سے خبریں

صدر مشرف پر قاتلانہ حملہ کی سازش وفاقی

وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ صدر جنرل پرویز مشرف پر قاتلانہ حملے کی سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ تازہ سازش کے بارے میں فی الحال تفتیش ہو رہی ہے اس میں کون ملوث ہے القاعدہ تنظیم اب بھی آپریشنل ہے گو اب اس کی استعداد پہلے جیسی نہیں۔ بعض سیاسی جماعتوں کے القاعدہ سے رابطے تھے جو اب نہیں ہیں۔ قاضی حسین احمد نے خود اور اپنی جماعت کے ارکان کے القاعدہ سے تعلقات ختم کر دیئے ہیں۔

دہشت گردوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرینگے

صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرینگے۔ بلوچستان کی ترقی کا سفر جاری رہے گا۔ ترقی کے عمل میں بلوچ عوام میرے ساتھ ہیں۔ صوبے کے مالی مسائل جلد حل کرینگے۔ گوادر بندرگاہ اور ڈیموں پر کام کرنے کیلئے بلوچوں کو تربیت دی جا رہی ہے بعض شر پسند عناصر بلوچستان کی ترقی میں رکاوٹ ہیں۔ پانی کی قلت بڑھ رہی ہے۔ ہمیں ڈیم بنانے کیلئے فوری فیصلے کرنا ہونگے۔ گوادر پورٹ، میرانی ڈیم سبکزئی ڈیم آئندہ سال کے وسط میں مکمل ہو جائیں گے۔ بلوچستان وسطی ایشیا کیلئے گیٹ وے بھی بن جائے گا۔

شریف خاندان کیلئے برطانوی ویزے

سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف، ان کے خاندان اور ملازمین کیلئے برطانیہ نے ویزے جاری کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

ایران کا ایٹمی پروگرام حکومت پاکستان نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام پر ایران کے خلاف طاقت کے استعمال کے مخالف ہیں۔ مسئلہ مذاکرات سے حل کیا جاوے۔

فیصل آباد میں کروڑوں کا غبن اینٹی کرپشن سرکل فیصل آباد نے لائل پور فیصل آباد ٹاؤن کے ٹاؤن آفیسر (فنانس) کو کروڑوں روپے کے غبن کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔

سڈنی میں فسادات آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں نسلی فسادات تیسرے روز بھی جاری رہے ایک اور چرچ کو نذر آتش کر دیا گیا۔ سڈنی کے مضافاتی ساحل کینولا میں عرب اور سفید فام نوجوانوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ فسادات روکنے کیلئے سینکڑوں پولیس اہلکاروں کو تعینات کر دیا گیا ہے۔

صدام حسین کا مقدمہ امریکی وزیر خارجہ کنڈ ولیزا رائس نے کہا ہے کہ عالمی برادری سابق عراقی صدر صدام حسین کے مقدمے میں تعاون نہیں کر رہی بلکہ بائیکاٹ کیا ہوا ہے اس مقدمہ میں دنیا کو ہماری مدد کرنی چاہئے۔ بائیکاٹ سے انصاف اور آزادی کے حصول کیلئے کام کرنے والے عراقیوں کو نقصان ہوگا۔

گریجوایشن کی ڈگری وفاقی وزارت تعلیم نے فیصلہ کیا ہے کہ گریجوایشن کی سطح پر طالب علم کو ڈگری حاصل کرنے سے پہلے ایک سال کسی بھی تعلیمی ادارے میں پڑھانا ضروری ہوگا۔ ٹیچرز کی تنخواہ کم از کم ساڑھے چار ہزار روپے مقرر کی جائے گی۔ تعلیمی بورڈز کی تعداد کم کر کے صوبے میں ایک ہی بورڈ قائم کیا جائے گا۔

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 18 دسمبر 2005ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائینگے۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوا لیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ وزیٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔ ایڈریس یہ (www.foh-rabwah.org) ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر)

ضرورت ہے
الطاہر ہومیوپیتھک ڈسپنسری
محمد طاہر آباد شرقی میں ایک سند یافتہ اور تجربہ کار ہومیو ڈاکٹر اور تجربہ کار کمپوڈر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند ہومیو ڈاکٹرز اور کمپوڈر اپنی درخواست مورخہ 18 دسمبر 2005ء تک درج ذیل پتہ پر بھجوا سکتے ہیں درخواستیں صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔
پتہ خالد ممتاز 14/2 دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ

گجر پراپرٹی سنٹر جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر فون آفس: 047-6215857
موبائل 0301-7970410-0300-7710731

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 6213649 رہائش 6211649

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

ربوہ میں طلوع وغروب 16 دسمبر 2005ء	
طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	5:08

نورتن جیولرز ربوہ
فون 214214 دکان 216216 فون گھر 04524-211971

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ وائرنگ روڈ
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
0333-4277382
موبائل 0333-4398382

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 047-6215231

ربوہ و گردونواح میں مکانات، پلاٹس و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی گھی ریلوے روڈ ربوہ
فون آفس: 047-6214220
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر موبائل: 0300-7704214

ڈیلرز ان باڈی پارٹس
قیصر آٹوز
80 ریجی آٹو سنٹر بادامی باغ۔ لاہور
فون آفس 042-7706202
طالب دعا: محمد یونس ایکس سینئر منیجر APL۔ لاہور

C.P.L 29-FD